شعبان / رسالۂ دوم
ثانی

محترم جناب مفتی ______ صاحب

۸۱۳۳

السلام علیکم! کیا فرماتیں ہیں۔ (محدثین کرام ...

دار الافتاء ۲۲-۳۰-۲۱۳ ۱۴۴۳/۳/۱۱ ۲۰۲۱/۱۲/۱۶

مورخہ: ۲۹ ستمبر 2021ء

سوال

مفتی صاحب! زید سات ماہ کیلئے بیرون ملک تبلیغ میں جارہا ہے لیکن زید کے جانے سے ان کے گھر والوں کے واجب نفقہ پر اثر پڑتا ہے تو زید کو ایک مفتی صاحب نے کہا کہ آپ کا اس طرح اہل وعیال کے واجب نان نفقہ کے بندوبست کیے بغیر جانا درست نہیں اور اگر آپ چلے گئے تو آپ کا یہ سفر گناہ میں شمار ہوگا۔ زید نے جواب میں کہا کہ مفتی صاحب یہ توکل ہے اور اس طرح کا توکل کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون کے زمانے سے ثابت ہے مثلاً ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضہ کا آپ کے ساتھ جانا اور گھر میں کچھ نہ چھوڑنا، تبوک کے موقع پر تیس ہزار کے مجمع کا اللہ کے راستے میں جانا اور پکی پکائی کھجوروں کا چھوڑنا اور ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات سیرت کی کتابوں میں ملتے ہیں۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے (۱) کیا یہ توکل کے مفہوم میں آتا ہے؟

(۲) ان واقعات سے تبلیغ میں نکلنے پر استدلال درست ہے؟

(۳) مفتی صاحب کا یہ کہنا کہ "آپ کا یہ سفر گناہ کا ہوگا" درست ہے؟

تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں، نوازش ہوگی۔

ای میل - dilawerkhan.afridi@gmail.com

مستفتی: حافظ دلاور (کوہاٹی) 0334-8251826

تعلیم - [illegible] از حقانی

سکنہ: راز گیر بانڈہ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوہاٹ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب باسم ملہم الصواب

(۱) واضح رہے کہ تبلیغ یعنی دین کی بات دوسروں تک پہنچانا در حقیقت دعوت الی الخیر کی ایک صورت ہے جو کہ فرض کفایہ ہے جبکہ انسان پر بیوی بچوں کے بنیادی حقوق کی ادائیگی فرض عین ہے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اگر کوئی کسی عبادت میں حد اعتدال سے اتنا آگے بڑھ جاتا کہ اس کے ذمہ جو حقوق ہیں ان میں کوتاہی ہونے لگتی تو اس پر نبی ﷺ تنبیہ فرماتے اور حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے چنانچہ حضرت معاویہ بن جاھمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا حضور ﷺ نے فرمایا کیا تمھاری ماں ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں، ارشاد فرمایا ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم پکڑو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے،

لہذا صورت مسئولہ میں زید کے لیے شرعا ضروری ہے کہ پہلے اپنے اہل وعیال کے واجب بنیادی نان نفقہ کا بندوبست کرے اس کے بعد تبلیغ میں جائے اور جب تک اس کا انتظام نہ ہو جائے اپنے مقام میں تبلیغ کا کام کرے،

(۲) زید نے جو مثالیں پیش کیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی اور گھر میں کچھ نہ چھوڑا، اسی طرح غزوہ تبوک میں صحابہ کا اللہ کے راستے میں جانا اور پکی پکائی کھجور کا چھوڑنا اسکی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ہجرت کرنا فرض ہو چکا تھا اسی طرح غزوہ تبوک میں بھی نفیر عام ہو چکا تھا ہر ایک تندرست مرد کے لیے نکلنا فرض عین تھا جبکہ تبلیغ فرض کفایہ ہے لہذا ان واقعات سے ہر حال میں تبلیغ میں نکلنا چاہے اہل وعیال کے واجب نفقہ کا بندوبست بھی نہ ہو اس پر استدلال کرنا درست نہیں ہے۔

(۳) مفتی صاحب کا یہ کہنا کہ اس کوتاہی کی وجہ سے آپ کا یہ سفر گناہ کا ہو گا درست نہیں ہے اس لیے کہ نان نفقہ میں کوتاہی کرنا ایک مستقل گناہ ہے لیکن اس وجہ دوسرا کوئی نیک کام کرنا بھی گناہ ہو جائے ایسا نہیں ہے۔

سنن النسائي - (۶/۱۱)

عن معاوية بن جاهمة السلمي، أن جاهمة جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله، أردت أن أغزو وقد جئت أستشيرك، فقال: «هل لك من أم؟» قال: نعم، قال: «فالزمها، فإن الجنة تحت رجليها»

الفتاوى الهندية - (۱/۵۴۴)

(الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي نَفَقَةِ الزَّوْجَةِ) تَجِبُ عَلَى الرَّجُلِ نَفَقَةُ امْرَأَتِهِ الْمُسْلِمَةِ وَالذِّمِّيَّةِ وَالْفَقِيرَةِ وَالْغَنِيَّةِ دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ كَبِيرَةً كَانَتْ الْمَرْأَةُ أَوْ صَغِيرَةً يُجَامَعُ مِثْلُهَا كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ سَوَاءٌ كَانَتْ حُرَّةً أَوْ مُكَاتَبَةً كَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ

Scanned with CamScanner

الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار) - (۱۲۲/٤)

(هو فرض كفاية) كل ما فرض لغيره فهو فرض كفاية إذا حصل المقصود بالبعض،

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري - (۲۸۳/۱)

فلو سترها بثوب حرير وصلى صحت وأثم كالصلاة في الأرض المغصوبة

فقط واللہ اعلم

کتبہ العبد

محمد زین العابدین

المتخصص فی الافتاء

بمعہد الخلیل الاسلامی

بہادر آباد کراچی

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۴۳

۲۵ نومبر ۲۰۲۱

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء

ناظم دار الافتاء معہد الخلیل الاسلامی

۳/۲۲۵ - بہادر آباد - کراچی

Scanned with CamScanner